بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ٹیلیفون نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر

لاہور

تار کا پتہ: "ڈیلی الفضل" لاہور

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم چہارشنبہ ۔ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۸/۴۳ | ۱۳ اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۴

مہتر چترال پرنس سیف الرحمٰن ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے

ان کا جہاز چترال اور دیر کے درمیان دس ہزار فٹ بلند درہ لوارائی سے ٹکرا گیا

پشاور ۱۲ اکتوبر ۔ آج صبح ایک ہوائی حادثہ میں مہتر چترال پرنس سیف الرحمٰن کا انتقال ہو گیا۔ وہ فضائی فوج کے ایک دو نشستوں والے ہوائی جہاز میں سوار تھے۔ پشاور میں دس دن قیام کرنے کے بعد آج واپس جاتے ہوئے ان کا جہاز چترال اور دیر کے درمیان دس ہزار فٹ بلند درہ لوارائی سے ٹکرا گیا۔ ہوائی جہاز چترال خاص سے ۲۵ میل جنوب میں چترال جانے والے بڑے راستے پر گر پڑا۔ حادثہ میں فلائنگ آفیسر غزنوی بھی جو ہوائی جہاز چلا رہے تھے ہلاک ہو گئے۔ مہتر چترال کی عمر ۴۳ سال تھی۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء میں چترال کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ اسلامیہ کالج پشاور اور ملٹری اکیڈمی کاکول میں تعلیم پائی تھی۔ اور صوبہ سرحد میں ایڈمنسٹریشن کی تربیت حاصل کی تھی ــ مہتر چترال اور فلائنگ آفیسر غزنوی کی وفات پر ملک کے گوشے گوشے سے ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی شاندار امدادی خدمات کا اثر

تعمیر مکانات میں امداد کی متعدد انفرادی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں

ــــ اسٹاف رپورٹر ــــ

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ گزشتہ دو ہفتے کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ریلیف کا کام سرانجام دینے میں جس مداومتِ عمل کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر اب سیلاب زدگان نے امداد کے لئے از خود مجلس کے مرکزی ریلیف آفس سے رجوع کرنا شروع کر دیا ہے۔

چنانچہ گزشتہ دو روز میں محکمہ پولیس کے علاوہ متعدد مصیبت زدہ عوام براہ راست مجلس خدام الاحمدیہ سے ان کے گرے ہوئے مکانات تعمیر کرنے میں فوری امداد بہم پہنچانے کی درخواست کر چکے ہیں۔ مجلس جہاں پولیس کے مطالبے پر انہیں رضاکار مہیا کر رہی ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس کے خدام اس قسم کی انفرادی درخواستوں پر بھی متعدد علاقوں میں گرے ہوئے مکانوں کی از سر نو تعمیر میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک انفرادی درخواست پر کل اور آج مجلس کے دس خدام نے دھوبی منڈی واقع پرانی انارکلی میں ایک نہایت ہی غریب شخص مسمی مہر دین کے گرے ہوئے مکان کا تمام ملبہ اٹھا کر اس جگہ کو اس قابل بنا دیا کہ وہاں دوبارہ تعمیر شروع ہو سکے۔ اس کام میں خدام کو اس قدر مشقت اٹھانی پڑی کہ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔

اسی طرح دھرم پورہ میں ایک کنواں بری طرح بیٹھ گیا ہے۔ اس علاقے کے لوگوں کی درخواست پر خدام کی ایک پارٹی اس کام میں مدد دینے کے لئے روانہ کی گئی جس نے آج ابتدائی صفائی کرنے کے بعد کام کی نوعیت کے بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کی جس کی روشنی میں کل پھر وہاں حسب ضرورت خدام بھیجکر کام کو جاری رکھا جائے گا۔

آج گنج مغلپورہ کے احباب جماعت نے دوسرے لوگوں کے تعاون سے اپنے علاقہ کے بارش زدگان میں کونین کی ۵۰۰ گولیاں تقسیم کیں۔

کل خدام کے ایک وفد نے لاہور کارپوریشن کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کر کے انہیں مجلس کی امدادی سرگرمیوں سے آگاہ کیا ان افسران بالا نے مجلس کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے مجلس کو دواؤں اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کی سہولتیں بہم پہنچانے کا وعدہ فرمایا اور امید ظاہر کی کہ مجلس اپنی امدادی سرگرمیوں کو بدستور جاری رکھے گی۔

ڈاکٹر ملان اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں

کیپ ٹاؤن ۱۲ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان اگلے مہینہ کی ۳۰ تاریخ کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ رات کابینہ کے ایک غیر معمولی اجلاس کے بعد اس امر کا اعلان کیا گیا۔ گو ابھی تک ان کے جانشین کے نام کا اعلان نہیں کیا گیا لیکن خیال ہے کہ نائب وزیر اعظم وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالیں گے۔

ضلع ملتان میں امدادی کام تیزی سے جاری ہے

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ ضلع ملتان کے سیلاب زدہ علاقہ میں امدادی کام پوری تیزی اور سرگرمی سے جاری ہے جس جس علاقے میں پانی اتر چکا ہے۔ وہاں آبادکاری کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ سدھنائی ہیڈ ورکس پر گزشتہ ۲۴ گھنٹے میں پانی پانچ ہزار کیوسک اتر چکا ہے۔ آج صبح وہاں پانی کا اخراج ۱۴۳۰۳ مکعب فٹ تھا۔ سیلاب کا پانی اب مخدوم رشید اور جہانیاں سے گزر کر دنیا پور پہنچ رہا ہے۔ ملتان لودھراں روڈ ابھی تک زیر آب ہے۔ اور اس پر لاریاں نہیں چل سکتیں۔ کبیر والا اور مخدوم رشید کے درمیان دہاڑی جانے والی سڑک کا ابھی تک زیر آب ہے۔ سیلاب زدہ علاقے سے اب ریلیں پھر جانے لگی ہیں۔ آج ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ کہ اب چھپے ہوئے ٹائم ٹیبل کے مطابق تمام راستوں پر گاڑیاں باقاعدگی سے چل رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۰ اکتوبر۔ "ابھی گھٹنے میں درد ہے ٹھیک نہیں ہوئی"

۱۱ اکتوبر۔ "درد ابھی تک چل رہی ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کو گزشتہ رات کے کافی حصہ میں بے خوابی رہی اور نقرس کی تکلیف میں بھی کچھ اضافہ ہے۔ مگر الحمد للہ دل کی تکلیف کے لحاظ سے حالت اچھی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر۔ امریکہ کا بیرونی امداد کا محکمہ موجودہ مالی سال میں پاکستان کو دو کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی اقتصادی امداد دے گا۔ تاکہ پاکستان میں روزمرہ کے استعمال کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک ریلیف پارٹی سیلاب زدگان میں کھانا تقسیم کر رہی ہے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۳ اخاء ۱۳۳۱ھش

تعصب اور بغض کی حد

چودھری ظفر اللہ خاں کے عالمی عدالت میں جانے پر نصر اللہ خاں عزیز اور مکش کو عجیب خوشی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اخباروں میں اس کا اظہار بڑے کروفر سے کیا ہے۔ باقی تقریباً تمام لوگوں نے جہاں چودھری صاحب کے اس اعزاز کو پاکستان اسلام کی ذات کے لئے قابل عزت تسلیم کیا ہے۔ وہاں ان کی خدمات سے پاکستان کی محرومی کے لئے غم و رنج کا بھی اظہار کیا ہے۔ چنانچہ پاکستان سٹینڈرڈ نے اپنے ایک مختصر مگر نہایت بلیغ اداریہ میں تحریر فرمایا ہے جس کا ترجمہ الفضل سے یہاں نقل کیا جاتا ہے

کراچی ۱۱ر اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے اخبار "پاکستان سٹینڈرڈ" نے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے بین الاقوامی عدالت کے جج مقرر ہو جانے پر اپنے ۱۰ر اکتوبر کے اشاعیہ میں حسب ذیل اداریہ لکھا ہے

"ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں جج کے عہدے کے لئے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا منتخب ہو جانا کوئی اتنی خوش آئند خبر نہیں ہے۔ یہ بات کہ پاکستان نے ایک نہایت مرجع عہدہ ہندوستان کے مقابلہ میں جیت لیا ہے ہمارے لئے خوشی منانے کی کافی وجہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ پاکستان کو ایسے موقع پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے جانے سے جو نقصان ہوا ہے۔ بعض مفاد پرست حلقوں کے نزدیک باعث مسرت ہو سکتا ہے۔ لیکن پورے ملک اور تمام اسلامی دنیا میں اسے شدت سے محسوس کیا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا انتخاب خود بین الاقوامی عدالت کے لئے بہت بڑے فائدے کا موجب ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں بھی اپنی شبانہ روز محنت کی بناء پر آرام کے مستحق تھے۔ آپ کے بعد یقیناً کوئی قابل آدمی ہی اس عہدے پر مقرر کیا جائے گا۔ مگر ان کا بدل ایک طویل عرصہ تک میسر نہیں آ سکے گا اور یقیناً اس وقت تک آپ کے بدل کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ کوئی ایسا شخص آگے نہ آئے۔ جو ان کی طرح ہی بیک وقت ایک بڑا سیاستدان نامور وکیل عظیم الشان ذہن کا مالک نیز اخلاق کے اعلیٰ اصولوں روحانی طاقت اور ... کا حامل ہو۔ آج جبکہ ہم آپ کی خوش قسمتی پر دعاگو ہیں۔ یہ محسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ کا نقصان پاکستان کیلئے ایک غمناک واقعہ ہے۔"

تعصب اور بغض نے ان دونوں صاحبوں کو اتنا اندھا بنا رکھا ہے۔ کہ انہیں زمانہ حال کی ایک عالمگیر شخصیت میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ یہ ہے ان لوگوں کا اسلام کہ جس شخص کی ذات پر نہ صرف دانایان عالم بلکہ خاص کر اسلامی ممالک ناز کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت نہ صرف ان کی گذشتہ زندگی بلکہ خود عالمی عدالت کے لئے ان کا انتخاب پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اسلام کی بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کے بھی اجارہ دار بنتے ہیں۔ حالانکہ اسلام تو یہ سکھاتا ہے۔ کہ

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

بے شک پاکستان قائد اعظم مرحوم کی انتھک کوششوں کی وجہ سے معرض وجود میں آیا تھا۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ بین الاقوامی نقشہ پر پاکستان کو چودھری ظفر اللہ خاں نے نمایاں کیا ہے۔ پھر جہاں تک اسلامی اعمال کا تعلق ہے۔ تمام دنیا میں چودھری ظفر اللہ خاں کی دینی طرز عمل کی شہرت ہے۔ یہاں تک کہ آپ یو۔این۔او کے اجلاس چھوڑ کر بھی نماز کی ادائیگی کے لئے چلے جایا کرتے تھے۔ آپ ہی کی وہ شخصیت ہے جس نے اقوام عالم کی سٹیج پر اسلامی اصولوں کے مطابق تقریریں کیں۔ اور اپنی تقریروں میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبویؐ سے استدلال کیا۔ جس کا اعتراف اسلامی ممالک کے نمائندوں نے کیا ہے۔

چودھری صاحب نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنا فراغت کا وقت ہالینڈ میں جو انسائیکلوپیڈیا زیر ترتیب ہے۔ اس میں حصہ لے کر وہ غلط فہمیاں دور کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔ جو یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں صدیوں سے پادریوں نے پھیلا رکھی ہیں۔ تعصب بغض اور کج فہمی کا بُرا ہو۔ جناب مکش کو اس میں بھی نفی نکالنے کی سوجھ گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے نوائے پاکستان میں ایک ادارتی نوٹ لکھ مارا ہے۔ ہم اس کے متعلق صرف اتنا ہی لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ چاند پر تھوکنے والے ہمیشہ ہوتے آئے ہیں۔ انشاء اللہ ہاتھی اپنی رفتار سے چلتا چلا جائے گا۔ آخر میں ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نصر اللہ خاں صاحب عزیز اور مکش صاحب کو حسد و بغض کی بیماری سے شفا دے۔ آمین۔

کمیونسٹ اور نام نہاد اسلامی جماعتیں

چند روز ہوئے مصر کے کرنل عبدالناصر نے کہا تھا۔ کہ اخوان المسلمین کمیونسٹ ہیں یا کمیونسٹوں کے ساتھ ساز باز رکھتے ہیں۔ اس پر روزنامہ تسنیم جو مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کا ترجمان ہے۔ بہت جز بز ہوا تھا۔ مگر آدمی باتوں سے نہیں بلکہ اعمال سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے عالمی عدالت کا جج ہونے پر تمام دنیا کے تاثرات کے خلاف اسلامی جماعت کے آرگن روزنامہ تسنیم اور کمیونسٹوں کے ترجمان پاکستان ٹائمز نے تقریباً ایک ہی قسم کی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ ع

متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

چنانچہ تسنیم رقمطراز ہے:۔

"۷ر اکتوبر کو سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو ہیگ کی عالمی عدالت کا جج منتخب کر لیا گیا۔ اور اس طرح بحمد اللہ وہ مطالبہ پورا ہو گیا۔ جو دو سال ہوئے۔ مسلمانوں (مودودیوں۔ ناقل) نے مرکزی حکومت سے کیا تھا۔"

ہمیں توقع ہے کہ مودودیئے اس واقعہ کو بھی اپنی تاریخ میں اپنی عظیم فتوحات کی فہرست میں اپنی ایک عظیم فتح کے طور پر درج کریں گے۔ اسی طرح کمیونسٹوں کے ترجمان نے اظہار رائے کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ کرنل جمال عبدالناصر کی طرح حکومت پاکستان کی آنکھیں بھی ایسے تواردات سے ضرور کھل جانی چاہئیں۔

سیلاب زدہ علاقہ میں مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال کی امدادی سرگرمیاں

چھ سو افراد کو ادویہ دی گئیں، چار سو اشخاص کیلئے خشک غذا مہیا کی گئی

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال اطلاع دیتے ہیں:۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال کے اراکین مختلف مقامات پر سیلاب زدگان کی امداد میں مصروف ہیں۔ اس وقت تک چک ۸ رکھ شمیر و چک ۲ و چک ۱۰ و چک ۱۲ و چک ۱۳ و چک ۱۴ اور علاقہ شام کوٹ۔ میاں چنوں کیمپ۔ تلمبہ کیمپ و چھتہ بنگلہ وغیرہ میں تقریباً ۴۰۰ افراد میں خشک غذا (بھنے ہوئے چنے اور گڑ وغیرہ) اور تقریباً ۶۰۰ افراد میں ادویہ تقسیم کی جا چکی ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

ٹیچروں کی ضرورت

سکول ہذا کے لئے دو ٹیچر بی۔اے۔بی ٹی۔ دو ایس وی اور دو جے وی ٹیچرز کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ بی اے بی ٹی کو ۱۲۰ – ۸ – ۲۰۰ کا گریڈ اور تنخواہ کا دس فی صدی گرانی الاؤنس دیا جائے گا۔ ایس وی کو ۶۰ – ۴ – ۱۰۰ کا گریڈ علاوہ دس روپے ماہوار گرانی الاؤنس۔ اسی طرح جے وی کو ۵۰ – ۳ – ۸۰ – ۴ – ۱۰۰ کا گریڈ اور دس روپے گرانی الاؤنس دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کی مراعات بھی حاصل ہوں گی۔ خاص قابلیت اور تجربہ کی بناء پر ابتدائی تنخواہ سے زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے۔ خواہشمند احباب مع نقول سرٹیفکیٹس اور اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد درخواستیں بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) ناصر احمد صاحب ولد عبدالمجید صاحب سابق طالب علم جامعہ احمدیہ احمد نگر کا پتہ مطلوب ہے۔ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ انہوں نے دفتر میں یہ پتہ لکھوایا تھا۔ معرفت چودھری مبشر احمد صاحب چیمبر ڈاکخانہ خاص براستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد سندھ۔ لیکن اس پتہ پر متعدد خطوط لکھنے پر جواب نہیں آیا۔ اگر کوئی اور صاحب ان کا ایڈریس جانتے ہوں۔ تو وہ بھی دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (وکیل الدیوان ربوہ)

(۲) محمود احمد صاحب باجوہ ولد چودھری شبیر محمد صاحب جہاں کہیں بھی ہوں۔ دفتر ہذا کو اپنے پتہ سے مطلع کریں۔ اگر کسی اور دوست یا رشتہ دار کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی دفتر ہذا میں اطلاع کر دیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید

"خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں"
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

دین کی خدمت کا ثواب دائمی ہے اور دنیوی مال ایک عارضی اور فانی چیز ہے

سکول کے اساتذہ اور کالج کے پروفیسروں کو چاہئیے کہ وہ طلبا کو دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کرتے رہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ر اکتوبر ۱۹۵۴ء - بمقام ربوہ

خطبہ نویس - مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

میری طبیعت

ابھی تک خراب چلی آتی ہے۔ گو درد میں تو کمی واقع ہوگئی ہے۔ لیکن مرض مزمن شکل اختیار کر گئی ہے، اور میں ابھی زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب درد میں کمی آتی تھی تو پورے طور پر کمی آجاتی تھی۔ لیکن اس دفعہ ایسا نہیں ہوا بلکہ چھوٹے چھوٹے حملے درد کے ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً پرسوں انگوٹھے میں درد کا حملہ ہوا۔ لیکن دو گھنٹے کے بعد درد بھی کم ہوگیا۔ اور ورم میں بھی کمی واقع ہوگئی۔ کل نسبتاً پرسوں سے کم حملہ ہوا۔ پیر کی انگلیوں میں درد شروع ہوئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں درد اور ورم دونوں میں کمی آگئی۔ گویا بیماری ایک نئی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اور جسم کے بعض حصوں پر اچھا ہو جانے کے بعد بھی اس کا اثر باقی رہتا ہے۔ پہلے جب شدید حملہ ہوتا تھا۔ تو چار پانچ دن میں اس کی شدت جاتی رہتی تھی۔ مگر پورا آرام تین چار ہفتوں میں آتا تھا۔ لیکن اب حملہ ہوا تو گو بخار جو حملہ کے ساتھ ہی ہو جاتا تھا۔ وہ بھی جلد دور ہو گیا۔ اور درد میں بھی کمی واقع ہوگئی۔ لیکن میں ابھی تک اچھا نہیں ہوا۔ کیونکہ مرض کے چھوٹے چھوٹے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال اس تکلیف کی وجہ سے میں روزانہ نماز میں نہیں آسکا جمعہ کے لئے آگیا ہوں۔ لیکن میں کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا۔ بیٹھ کر پڑھا دوں گا۔ اور سجدہ کے وقت میں اشارہ کرونگا۔

گزشتہ خطبہ جمعہ

میں میں نے بتایا تھا کہ چونکہ بیماری کی وجہ سے میں سجدہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے گاؤ تکیہ منگوا لیا ہے۔ میں اس پر سجدہ کرلوں گا۔ اس پر مجھے جماعت کے بعض علماء نے خط لکھا کہ بعض طلباء نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ سجدہ کے لئے نماز میں تکیہ پر سجدہ کرنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اسے اشارہ کرنا چاہیئے۔ سجدہ کے لئے کسی چیز کا سہارا نہیں لینا چاہیئے۔ دوسرے علماء نے تحقیقات کر کے بعض اس قسم کی حدیثیں بھی نکالی ہیں کہ بعض صحابہ رضؓ نے پگڑی یا کسی اور چیز کا سہارا لے کر سجدہ کیا میں سمجھتا ہوں کہ

بعض چیزوں کی حکمت

واضح ہوتی ہے۔ اور بعض چیزوں کی حکمت واضح نہیں ہوتی۔ اشارہ سے سجدہ کرنا اور کسی تکیہ پر یا اونچی جگہ پر سجدہ کرنا ان دونوں باتوں میں بظاہر کوئی فرق نہیں۔ ایک صورت میں سر زمین پر نہیں لگتا۔ اور ایک صورت میں دوسری چیز کے واسطے سے کسی حد تک سر زمین پر لگ جاتا ہے۔ لیکن ادھر ایک حدیث میں جسے صحیح کہا جاتا ہے یہ امر بھی پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بناء پر سجدہ نہ کر سکے۔ تو وہ اشارہ سے سجدہ کرے میرے نزدیک اس حکم کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی۔ آخر میں جب آپ نے سجدہ فرمایا، تو مشرکین مکہ جو اس وقت وہاں موجود تھے وہ بھی سجدہ میں گر گئے۔ سوائے ایک شخص کے کہ جس نے سجدہ نہ کیا۔ اور وہ سجدہ کو برا سمجھتا تھا۔ لیکن دوسری طرف جب اس نے دیکھا۔ کہ اس کی قوم کے سب لوگوں نے سجدہ کیا ہے تو وہ ان سے علیحدہ رہنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ میں کچھ کنکر اٹھائے اور ان پر سجدہ کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بعض لوگ ایسے بھی تھے جو خدا تعالےٰ اور اپنے معبودوں کے سامنے بھی سر جھکانا برا سمجھتے تھے۔ ایسے لوگوں کے خیالات کا ازالہ کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ تم ایسا نہ کیا کرو۔ کیونکہ اس سے سجدہ کو ناپسند کرنے والوں سے تشابہ پیدا ہو جاتا تھا۔ چنانچہ جس حدیث سے تکیہ پر سجدہ نہ کرنے کا استدلال کیا گیا ہے اس کے بارہ میں یہی تشریح آتی ہے کہ جس شخص کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرنے سے منع کیا تھا۔ اس نے تکیہ زمین پر رکھ کر سجدہ نہ کیا تھا۔ بلکہ تکیہ اٹھا کر سجدہ کیا تھا۔ جو صاف مذکورہ بالا کافر کی مشابہت تھی۔ چنانچہ علماء حدیث نے اس سے یہی استدلال کیا ہے کہ تکیہ پر سجدہ منع نہیں۔ بلکہ کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا منع ہے ورنہ ثابت ہے کہ امہات المومنین رضؓ میں سے بھی بعض بیماری میں تکیہ پر سجدہ کرتی تھیں۔ اور بعض دوسرے صحابہ کی روایات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مسلمان شروع سے ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی عذر ہوا۔ تو اس نے اشارہ سے یا کسی اور چیز کا سہارا لیکر سجدہ کر لیا۔ پس اس سے منع کرنے میں کوئی عقلی استبعاد نظر نہیں آتا البتہ یہ مترود ہے کہ جس طرح سجدہ میں انسان اوپر سے نیچے کی طرف جاتا ہے۔ اسی طرح اشارہ بھی اوپر سے نیچے کیا جاتا ہے پس اشارہ میں سجدہ سے ایک مشابہت ہے۔ جو دوسری صورت میں یعنی تکیہ اٹھا کر اس پر سجدہ کرنے میں نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد میں جماعت کے نوجوانوں کو بالخصوص اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جماعت میں کچھ عرصہ سے وقف کی طرف توجہ نہیں رہی۔ خصوصاً جب سے پاکستان بنا ہے۔ اس وقت سے لوگوں کی توجہ وقف کی طرف سے جاتی رہی ہے۔ اس سے پہلے نوکریوں کا جھگڑا ہوتا تھا۔ جو اچھی نوکریاں ہوتی تھیں وہ انگریز لے جاتے تھے۔ جو دوسرے درجے کی نوکریاں تھیں وہ ہندو لے جاتے تھے۔ اور جو درمیانی درجہ کی نوکریاں ہوتی تھیں۔ وہ سکھ لے جاتے تھے۔ اور جو گند باقی رہتا تھا۔ وہ مسلمانوں کے حصہ میں آتا تھا۔ اس وقت مسلمان سمجھتا تھا۔ کہ چلو نوکری نہ سہی خدمت دین ہی سہی۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ساری نوکریاں مسلمانوں کو ہی ملتی ہیں۔ اب ان کا انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں سے مقابلہ نہیں رہا۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب اپنی جیب ایم۔اے اور بی۔اے وزیر ہیں۔ سکرٹری ہیں۔ ڈائرکٹر ہیں۔ اور انسپکٹر جنرل پولیس وغیرہ ہیں۔ تو وہ بھی کیوں ویسے ہی نہ بنیں۔ پس وہ نوکریوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اور خدمت دین کا خیال انہیں نہیں رہا۔ حالانکہ یہ ان کے دماغ کی کمزوری کی علامت ہے۔ کہ انہوں نے اس بات کا اندازہ نہیں کیا۔ کہ بڑے عہدے گنتی کے ہوتے ہیں اور وہ صرف گنتی کے چند افراد کو ہی مل سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ تو پہلے کی طرح نوکری کی تلاش میں جوتیاں چٹخاتے پھریں گے۔ پھر انہوں نے یہ کس طرح سمجھ لیا۔ کہ وزارت سکرٹری شپ یا ڈائرکٹر شپ انہیں ضرور ملے گی۔ اب بھی ملک میں دیکھ لو۔ کئی ایم۔اے اور بی۔اے پاس لوگ فارغ ہیں انہیں نوکریاں نہیں مل رہیں۔ مگر یہ نقطۂ نگاہ تو اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب خدا کے خانہ کو خالی چھوڑ دیا جائے۔ اگر خدا تعالےٰ کے خانہ کو خالی نہ چھوڑا جائے، تو انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ دین کی خدمت کا ثواب دائمی ہے۔ اور دنیوی مال ایک عارضی اور فانی چیز ہے۔ جو شخص تیس یا چالیس سالہ زندگی کے لئے اتنی محنت کرتا ہے۔ اور تین کروڑ یا تین ارب سال کی آئندہ زندگی کو نظرانداز کر دیتا ہے وہ کس طرح امید کر سکتا ہے۔ کہ ہم اسے عقلمند سمجھ لیں۔ اگر وہ خدمت دین کرتا ہے۔ تو ایک نہ ختم ہونے والے عرصہ کے لئے انعام پاتا ہے۔ وہ انعام اور اجر تین کروڑ سال کے لئے نہیں۔ تین ارب سال کے لئے نہیں بلکہ ایسے زمانہ کے لئے ہے۔ جسے اسلام نے نہ ختم ہونے والا کہا ہے۔ اور جو زمانہ نہ ختم ہونے والا ہو۔ وہ بہرحال تین کروڑ یا تین ارب یا تین کھرب سال سے زیادہ ہوگا۔ اور اتنے لمبے عرصہ کے فائدہ کو چند سالہ فائدہ کے لئے نظرانداز کر دینے والا عقلمند نہیں کہلا سکتا۔

میں نے سنا ہے۔ کہ اس سال مدرسہ احمدیہ میں صرف ایک طالب علم داخل ہوا ہے۔ اس میں کسی حد تک سکول والوں کی ناتجربہ کاری کا بھی دخل ہے۔ جب سید محمود اللہ شاہ صاحب رضؓ فوت ہوئے اور موجودہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ تو انہیں یہ خیال نہ آیا۔ کہ سال بھر طلباء کو وقف کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب اس کیلئے سال بھر کوشش کرتے رہتے تھے۔ اور مجھے وقتاً فوقتاً بتاتے رہتے تھے کہ میں نے اتنے لڑکوں سے وقف کا وعدہ لیا ہے۔ اور اس طرح مدرسہ احمدیہ میں کچھ نہ کچھ طلباء آ جاتے تھے۔ لیکن اب جو نئے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ وقف کی تحریک تو جاری ہی ہے۔ طلباء خودبخود وقف کی طرف آجائیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گزشتہ سال طلباء کو اس کا احساس پیدا نہ ہوا۔ اگر وہ سال کے شروع سے ہی کوشش کرتے اور طلباء کو وقف کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ تو کچھ نہ کچھ طلباء وقف میں آ جاتے۔ ایک کلاس پر کئی ہزار روپے سالانہ خرچ آتا ہے۔ اگر ایک طالب علم ہو۔ تب بھی یہ خرچ آئیگا۔ اور اگر پچاس طالب علم ہوں تب بھی یہ خرچ آئیگا۔ گویا اس سال ایک طالب علم پر پچاس گنا خرچ کرنا پڑیگا۔ اور اگر خدانخواستہ وہ لڑکا امتحان میں فیل ہو گیا۔ تو ایک سال خالی رہ جائیگا۔ اور یا پھر اس کلاس میں صرف فیل شدہ لڑکے داخل کرنے پڑیں گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ

بیرونی ہندوستان کی جماعتوں میں وقف کی تحریک کی طرف اب زیادہ توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اسی سال امریکہ سے تین چار نوجوانوں کی طرف سے درخواستیں وصول ہو چکی ہیں۔ کہ ہم دینی تعلیم کے حصول کی خاطر پاکستان آنا چاہتے ہیں۔ یورپ سے دو تین نوجوانوں کی درخواستیں آئی ہیں۔ وہ بھی دینی تعلیم کی خاطر مرکز میں آنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح

انڈونیشیا سیلون اور افریقہ

سے بھی بعض نوجوانوں کی درخواستیں وصول ہوئی ہیں۔ گویا جن ممالک میں آمدنیں زیادہ ہیں۔ ان ممالک سے وقف کی درخواستیں آ رہی ہیں یورپ میں معمولی سی تعلیم کے ساتھ لوگ جس قدر آمد پیدا کر لیتے ہیں۔ پاکستان کے رہنے والے نہیں کر سکتے۔ لیکن ان لوگوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ ہم انہیں اس لئے نہیں بلاتے کہ پہلے جو طلباء آ چکے ہیں۔ وہ ابھی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ غرض جہاں دفتر میں بیرونی ممالک کے احمدیوں کی بارہ تیرہ درخواستیں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں پاکستان کے احمدیوں کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ حالانکہ پاکستان یا ہندوستان جس میں پاکستان اور بھارت شامل تھے وہ ملک ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کسی اور ملک کو زیادہ قابل سمجھتا۔ تو وہ اپنا مسیح اس ملک میں مبعوث کرتا۔ لیکن اس نے اپنے مسیح کی بعثت کے لئے ہمارے ملک کو چن کر ایک تو ہم پر احسان کیا۔ اور دوسرے ہم پر اعتماد کا اظہار کیا۔ جس کا بدلہ دینا ہم پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا۔ کہ آپ کسی شخص کے لئے اس قسم کی دعا بھی کرتے ہیں۔ جس قسم کی دعا آپ اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہاں۔ میں اس شخص کے لئے اس قسم کی دعا کرتا ہوں۔ جو مجھے آ کر یہ کہتا ہے کہ مجھے آپ کے سوا اور کوئی دعا کرنے والا نظر نہیں آتا ایسے شخص کے لئے میں اسی قسم کی دعا کرتا ہوں جس قسم کی دعا میں اپنی ذات کے لئے کرتا ہوں۔ اس لئے کہ اس نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اور چونکہ اس نے مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ اس لئے اب میرا فرض ہے کہ اس کے اعتماد کے مطابق اس سے سلوک کروں۔ اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ذرا سی بات کے لئے اپنی جان لڑا دیتے تھے کہ اس نے آپ پر اعتماد کا اظہار کیا۔ تو پھر یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس لئے چنا کہ ہم اس کے دین کا جھنڈا بلند کریں۔ اور اسے ہر ملک میں گاڑ دیں۔ لیکن ایک حقیر سی دولت کے لئے ہم اس کے کام کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ آخر پاکستان کتنا بڑا ملک ہے۔ پاکستان کی حکومت چھوٹی سی حکومت ہے۔ اور پھر اس میں جو حصہ تمہارا ہے۔ وہ کتنا ہے۔ اس میں تمہارا حصہ تو بہت ہی کم ہے۔ اس معمولی سی دولت کو خدا تعالیٰ کے انتخاب پر مقدم کر لینا کتنے افسوس کی بات ہے۔

پس میں تمہیں

اس طرف توجہ دلاتا ہوں

کہ یہ تمہارا اندھا پن ہے۔ اسے دور کرو۔ یہ بیماری ہے اس کا علاج کرو۔ اگر تمہاری آنکھوں میں موتیا اتر آتا ہے۔ اگر تمہاری آنکھوں میں ککرے پڑتے ہیں۔ اگر تمہاری آنکھوں میں سفیدہ پڑتا ہے۔ تو تم اس کا علاج کراتے ہو۔ اب اس سے زیادہ سفیدہ، موتیا اور ککرے اور کیا ہوں گے کہ تم دنیوی مقاصد کو خدا تعالیٰ کے دین پر مقدم رکھتے ہو۔ یہ بڑا سخت سفیدہ ہے۔ یہ بڑے سخت ککرے ہیں۔ جو تمہاری روحانی بینائی کو تباہ کر رہے ہیں۔ پس میں سکول کے اساتذہ اور کالج کے پروفیسروں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔

اور طلباء کو وقف کی طرف لائیں

میں نے لاہور میں ایک واقف زندگی پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد کو ایک دفعہ تحریک کی۔ کہ تم طلباء کے رجحانات کا جائزہ لے کر وہ مضامین تجویز کرو۔ جو ان کے آئندہ زندگی میں مفید ثابت ہوں۔ لیکن چار سال ہو گئے ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ دو تین ماہ کے بعد میں نے انہیں پکڑا۔ اور کہا۔ کہ تم نے اب تک اس تحریک کے بارہ میں کیا کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں لڑکوں کو اکٹھا کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد اپنی رپورٹ پیش کر سکوں گا۔ لیکن چار سال کا عرصہ گزر گیا اب تک انہوں نے کوئی رپورٹ پیش نہیں کی۔ اس عرصہ میں کئی لڑکے بھاگ گئے۔ اور باہر کاموں پر لگ گئے۔ جہاں پروفیسروں کی یہ حالت ہو۔ وہاں طالب علموں کی کیا حالت ہو گی۔

یہ تو ایسی ہی بات ہے

جیسے کہتے ہیں۔ کہ مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے۔ یعنی اسے موت تجھے خوشخبری ہو۔ کہ عیسیٰ خود بیمار ہو گیا ہے۔ اور وہ کسی کو زندہ نہیں کر سکتا۔ جب پروفیسروں کی یہ حالت ہو۔ کہ اگر ان کے سپرد اتنا چھوٹا سا کام بھی کیا جائے جو اگر کسی چوڑھے کے سپرد بھی کیا جاتا۔ تو وہ اسے کر لیتا۔ لیکن وہ چار سال تک نہ کریں۔ تو طلباء کا کیا حال ہو گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر اساتذہ اور طالب علم اپنی اصلاح نہیں کریں گے۔ اور خدمت دین سے غفلت کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کا کام بہرحال ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ تم سے برکت چھین لی جائے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ ایک جنگ میں تشریف لے گئے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو فتح دی۔ اس وقت مکہ نیا نیا فتح ہوا تھا۔ اور آپ کے ساتھ مکہ کے حدیث العہد لوگ بھی تھے۔ آپ نے انہیں حدیث العہد سمجھ کر مال غنیمت میں سے بہت سا حصہ دیدیا اور مدینہ کے مسلمانوں کو نہ دیا۔ اس پر ایک انصاری نوجوان نے کہا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مال اپنے رشتہ داروں کو دیدیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ خبر پہونچی۔ آپ نے انصار کو جمع کیا۔ اور فرمایا۔ اے انصار مجھے یہ خبر پہونچی ہے۔ انہوں نے کہا

یا رسول اللہ

یہ بات درست ہے۔ لیکن ہم میں سے ایک بدبخت نوجوان نے یہ بات کہی ہے۔ ہم اس سے کلی طور پر بیزار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے انصار کہنے والے کے منہ سے بات نکل گئی۔ اور دنیا کے سامنے آ چکی۔ میں تمہارے سامنے اس کی اصل حیثیت رکھ دیتا ہوں۔ کہ آج جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی دو شکلیں ہو سکتی ہیں تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے اپنے رشتہ داران کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو برا بھلا کہا۔ آپ پر مظالم کئے۔ اور آخر اتنی سختیاں کیں کہ آپ کو مکہ سے نکلنا پڑا۔ اور مدینہ تشریف لے آئے۔ وہاں ہم نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو پناہ دی۔ انہیں اپنی جائدادیں پیش کر دیں۔ اپنے مکان خالی کر دیئے۔ غرض آپ کے لئے

ہر ممکن قربانی کی

اور اپنی جانوں کو آپ کی حفاظت کے لئے پیش کر دیا۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محروم کر دیا۔ اور اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دئے۔ انصار کے اندر ایمان تھا۔ وہ اس قسم کی بے ایمانی والی بات نہیں کہہ سکتے تھے انہوں نے روتے ہوئے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ بات ہماری قوم کے ایک بدبخت نوجوان کے منہ سے نکل گئی ہے۔ ہم اس سے کلی طور پر بیزار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے انصار اس کا ایک اور رخ بھی ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کو مکہ میں پیدا کیا لیکن اس کی قوم نے اس کی قدر نہ کی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی اس نعمت کو اٹھا کر مدینہ بھیج دیا۔ پھر فرشتوں کی مدد اور خدا تعالیٰ کی برکات اور فضلوں کے نتیجہ میں وہ بڑھا پھیلا اور پھولا۔ اور اس نے ترقی حاصل کی۔ اور مکہ فتح کر لیا۔ جب اس کا مکہ پر قبضہ ہو گیا۔ تو مکہ والوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ تو سچا رسول تھا۔ ہم نے اس کی ناقدری کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے قبول کیا۔ اور پھر وہ خیال کرنے لگے۔ کہ شاید ان کی کھوئی ہوئی دولت ان کو واپس مل جائیگی اور خدا کا رسول پھر مکہ میں آباد ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا۔ چونکہ تم نے میری نعمت کو رد کر دیا تھا۔ اس لئے اب

یہ عظیم الشان نعمت

تمہیں واپس نہیں مل سکتی۔ چنانچہ اس نے مکہ والوں سے کہا۔ کہ اونٹ اور بکریاں تم لے لو۔ اور مدینہ والوں سے کہا۔ کہ تم میرے رسول کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ فرمایا۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ تمہاری بھی یہی مثال ہے۔ تم خدا تعالیٰ کو یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ پہلے نوکریاں نہیں ملتی تھیں۔ اب چونکہ پاکستان بن گیا ہے۔ اسلئے ہم نوکریاں کریں گے۔ اور دنیوی راحت و آرام حاصل کریں گے۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اب اگر نوکریاں مل رہی ہیں تو کوئی بات نہیں۔ ہم پہلے بھی خدا تعالیٰ کے تھے۔ اور اب بھی خدا تعالیٰ کے ہی رہیں گے۔ اور اس کے دین کی خدمت کریں گے۔ تم خود سمجھ سکتے ہو۔ کہ تم خدا تعالیٰ کو ان دونوں میں سے کونسا جواب دینا پسند کرو گے۔ کیا تم قیامت کے دن یہ کہکر اپنے ماں باپ کی ناک رکھو گے۔ کہ جب تک پاکستان نہیں بنا تھا ہم نے اپنی

زندگیاں وقف کیں

لیکن جب پاکستان بن گیا تو ہم نے وقف توڑ دیئے۔ یا تم یہ کہو گے۔ کہ جب تک پاکستان نہیں بنا تھا۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔ اور جب پاکستان بن گیا۔ تب بھی ہم نے

خدا تعالےٰ کو ہی مقدم رکھا

تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ تم پہلا جواب دے کر اپنے ماں باپ کی طرف فخر کے ساتھ گردن اٹھا کر دیکھ سکو گے۔ یا دوسرا جواب دے کر تم ان کی ناک کو محفوظ رکھ سکو گے۔ بہرحال فیصلہ تمہارے اختیار میں ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسے ان حالات میں کیا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

دعائے مغفرت

مکرم بھائی امام دین صاحب قریباً دس روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۰؍ ۔۔ کو رتن ہسپتال میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ احباب ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ...

ترقی کرنیوالی قوم کے اندر کن قابلیتوں کا پایا جانا ضروری ہے

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۲) ۱۸۱

والنازعات کے دوسرے معنے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اشتیاق کے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے والنازعات غرقا کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ نیکیوں کی طرف اس طرح رغبت کرتے ہیں۔ جیسے انسان اپنے اہل و عیال کی طرف رغبت کرتا ہے۔ گویا وہ صرف بدیوں سے ہی نہیں رکتے۔ بلکہ ان کے اندر امانت اور انصاف اور رحم اور خوش خلقی اور محنت اور علم اور غرباء پروری اور اقرار احسان اور جرأت اور سخاوت اور ہمسایہ کی خبر گیری۔ مسافروں کا خیال۔ یتیموں کا خیال اور بیواؤں کا خیال۔ صفائی کا خیال۔ عفت اور ایسی ہی سب نیکیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ نہ صرف ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ بعض کو یہ نیکیاں ایسی پیاری لگتی ہیں جیسے بچہ کو اپنی ماں سے یا ماں کو اپنے بچہ سے پیار ہوتا ہے۔

والناشطات نشطاً۔ پھر فرماتا ہے۔ ان نیکیوں کے حصول میں عادات قومی کی وجہ سے انہیں محنت تو کرنی پڑتی ہے۔ مگر وہ محنت کر کے یہ کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کام میں جو صعوبتیں آئیں۔ ان سب کو برداشت کرتے ہیں۔ نشط کے ایک معنے ڈول کو بغیر چرخی کے نکالنے کے ہوتے ہیں۔ گویا محنت اور مشقت کرنا اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ کیونکہ چرخی سے تو پانی آسانی سے نکل آتا ہے۔ اور اگر چرخی نہ ہو۔ تو بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ پس عربی میں یہ محاورہ ہے۔ کہ جب کسی کے متعلق اس امر کا اظہار کرنا ہو۔ کہ اس نے بڑی محنت اور مشقت سے کام لیا۔ تو کہتے ہیں۔ انتشلھا بلا بکرۃ۔ اس نے پانی بغیر چرخی کے نکالا۔ پس والناشطات نشطاً میں صحابہؓ کی یہ خوبی بیان فرمائی۔ کہ ان کو نیکیوں میں ترقی کرنے کا اس قدر خیال ہے۔ کہ اس راستہ میں انہیں کوئی بھی قربانی کرنی پڑے۔ وہ اس سے دریغ نہیں کرتے۔ بعض لوگوں کو نیکیوں سے رغبت بھی ہوتی ہے۔ مگر جب کام کا وقت آئے۔ تو ان کا دل ڈر جاتا ہے۔ اور وہ نیکی میں حصہ نہیں لے سکتے۔ کیونکہ انہیں قربانی سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اندر نہ صرف یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ کہ انہیں نیکیوں کے حصول کا شوق ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ دوسری خوبی بھی ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ کہ وہ ناشطات ہیں۔ یعنی ہر قسم کی محنت برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا۔ کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ کوئی نیکیوں پر اکسانے والا نہیں ہوتا۔ کوئی پیٹھ ٹھونکنے والا اور قومی خدمات پر شاباش کہنے والا نہیں ہوتا۔ مگر پھر بھی وہ قومی خدمت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس سے رکتے نہیں ہیں۔

والسابحات سبحاً۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ جو شخص محنت سے کام لیتا ہے۔ وہ آخر فن کا ماہر ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص فن کا ماہر ہو جائے۔ تو اس کے لئے کام میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہی کام جو ایک پیشہ ور لوہار کرتا ہے۔ اگر ہمیں اس کی جگہ کرنا پڑے۔ تو ہم بڑی محنت سے آہستہ آہستہ اس کام کو کر سکیں گے۔ اور پھر بھی وہ کام خراب ہو جائے گا۔ مجھے یاد ہے۔ بچپن میں ایک دفعہ بڑھئی ہمارے گھر میں کام کر رہے تھے۔ مجھے ان کا کام بڑا پسند آیا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ معمولی بات ہے۔ اس کام کو تو میں بھی کر لوں گا۔ میری عمر اس وقت نو دس سال کی تھی۔ جب وہ کھانا کھانے چلے گئے۔ تو میں نے تیشہ اٹھایا۔ اور ایک لکڑی کو چھیلنے کے لئے اس پر مارا۔ مگر وہ بجائے لکڑی پر پڑنے کے سیدھا میرے ہاتھ کے انگوٹھے پر لگا۔ جس سے گہرا زخم ہو گیا۔ اور اس کا نشان آج تک موجود ہے۔ دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ کہ بڑھئی جو کچھ کر رہا ہے۔ معمولی بات ہے۔ اور اس طرح میں بھی کر سکتا ہوں۔ مگر جب کام کا وقت آتا ہے۔ تب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کام کتنا مشکل ہے۔ مگر بڑھئیوں کو اس کام کے کرتے وقت کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک لمبے عرصے کی مشق کی وجہ سے وہ اس کام میں تیراکوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ یہی خوبی اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی اس آیت میں بیان فرمائی ہے۔ کہ اب تو انہیں نیکیوں کے حصول میں بڑی محنت اور مشقت سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن ایک زمانہ آئے گا جب یہ ان کاموں میں تیراکوں کی طرح ہو جائیں گے، اور ایک طبعی رغبت اور نشاط ان میں پیدا ہو جائے گا۔ اور ایک دن یہ روحانی سمندر کے تیراک ہو جائیں گے۔ جس طرح ایک ماہر تیراک دور دور تک تیرتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے کوئی مشکل محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ نیکیوں پر ایسا غلبہ حاصل کر لیں گے۔ کہ ایک طبعی رغبت اور نشاط ان میں پیدا ہو جائے گا۔ اور اور نیکیوں کے بجا لانے میں انہیں سرور محسوس ہوگا۔ لوگوں کو جھوٹ سے بچنے کے لئے بڑی بڑی کوششیں کرنی پڑتی ہیں مگر ان کے لئے جھوٹ چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہیں لوگوں کو صداقت پر قائم رہنا بڑا مشکل ہوتا ہے مگر ان کے لئے صداقت سے کام لینا ایسا ہی ہے۔ جیسے صداقت کی طرف ایک طبعی میلان ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ یہی حال دوسری نیکیوں کا ہے۔ کہ ان کے کرتے وقت انہیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے نیکیوں سے ان کی فطرت کو طبعی مناسبت پیدا ہو چکی ہے۔ اور اب وہ کسی اور طرف جا ہی نہیں سکتے۔ گویا ہر نیکی انہیں یوں معلوم ہوتی ہے۔ جیسے ماں کا دودھ ہے۔ جس طرح بچہ اس دودھ کو آسانی سے پی لیتا ہے۔ اور اسے کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح کسی نیک بات پر بھی عمل کرنا ان کے لئے بوجھ نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ دلی شوق اور نشاطِ خاطر سے اس میں حصہ لیں گے۔

فالسابقات سبقاً۔ جب ان میں نشاط پیدا ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد نیکی کی طرف ان کا ایک اور قدم اٹھے گا۔ اور ان میں یہ شوق پیدا ہو جائیگا۔ کہ ہم اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ گویا وہ صرف یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ وہ اچھی طرح اور نشاطِ خاطر سے کام کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی بھی کوشش کریں گے۔ اور قوتِ مسابقت کو حرکت میں لائیں گے۔ سخاوت ہر ایک کو آسان معلوم ہوگی۔ مگر اس کے بعد وہ یہ کوشش کریں گے۔ کہ ہم دوسروں سے زیادہ سخاوت کریں۔ عفت ہر ایک کو آسان معلوم ہوگی۔ مگر اس کے بعد ہر شخص کے اندر یہ جوش پیدا ہوگا۔ کہ میں دوسروں سے زیادہ عفیف بنوں، خوش خلقی ہر ایک کو آسان معلوم ہوگی۔ مگر اس کے بعد ہر شخص کے اندر یہ جذبہ موجزن ہوگا۔ کہ میں دوسروں سے زیادہ خوش خلق بنوں۔ رحم کرنا ہر ایک کو آسان معلوم ہوگا۔ مگر اس کے بعد ہر شخص کے دل میں یہ جوش پیدا ہوگا۔ کہ میں دوسروں سے زیادہ رحم کا نمونہ دکھاؤں۔ گویا نیکیوں کے میدان میں ان کا مقابلہ شروع ہو جائیگا۔ اور ہر شخص کوشش کرے گا۔ کہ میں دوسروں سے بڑھ جاؤں۔ جب وہ اس مقام پر پہنچیں گے۔ تو فالمدبرات امرا۔ یہ زائد بات بھی ان میں پیدا ہو جائے گی، کہ ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو قوم کا ذمہ دار سمجھے گا۔ یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ یہ کام فلاں کا ہے۔ اور یہ کام فلاں کا۔ بلکہ ہر شخص سمجھے گا۔ کہ میں ہی ساری جماعت کا ذمہ دار ہوں۔ ہندوستان میں ٹیٹرے کی مثال مشہور ہے۔ جو ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے۔ بعض یہی بات پدّے کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ رات کو وہ الٹا سوتا ہے۔ ایک دفعہ اس سے کسی نے پوچھا۔ کہ تو الٹا کیوں سوتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ رات کو ساری دنیا سو رہی ہوتی ہے۔ اگر آسمان گر پڑے۔ تو اسے کون سنبھالے گا۔ میں اس لئے الٹا سوتا ہوں۔ کہ اگر آسمان گرا۔ تو دنیا کو بچا لوں گا۔ یہ بظاہر ایک مضحکہ خیز مثال ہے۔ لیکن انسانوں کے متعلق واقعہ یہی ہے۔ کہ جو شخص کمال نیکی کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ ساری دنیا کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اس کی ذمہ داری فلاں پر ہے۔ اور اس کی ذمہ داری فلاں پر۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو ہی واحد ذمہ دار سمجھتا ہے۔ جب یہ ذمہ داری کسی قوم کے افراد میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ قوم کبھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ ایک سو جائیگا۔ تو دوسرا اس کو جگانے کے لئے موجود رہے گا۔ آخر تمام لوگ ایک وقت میں تو سو نہیں سکتے۔ لازماً کچھ حصہ سوئے گا۔ اور کچھ بیدار رہے گا۔ اور جب کچھ حصہ بیدار رہے گا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ قوم کو بچانے والے افراد موجود رہیں گے اور وہ تباہی سے اسے محفوظ رکھیں گے۔ غرض جس قوم میں بھی یہ نیکیاں پیدا ہو جائیں۔ اس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اور وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ساری دنیا پر غالب آ جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم میاں شہاب الدین صاحب کاکا خیل امیر جماعت احمدیہ مردان چند روز سے بعارضہ اختلاج قلب بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار حسام الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ٹکیٹ گنج مردان۔ (۲) میرے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں چند روز سے خارش اور جلن کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ احمد حسین ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل لاہور۔ (۳) میرا چھوٹا بھائی ایک عرصہ سے لوا دعہ دمہ سخت تکلیف میں ہے۔ حالت زیادہ تشویشناک ہوتی جارہی ہے۔ تمام احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار صفدر علی شاہ ہیڈ کلرک مین لائن ڈویژن میانوالی۔ (۴) چودھری سردار خاں صاحب چک ۱۱۷ ج سرگودھا عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ ان دنوں بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد (گھٹیالیاں) حال کراچی۔ (۵) میں عرصہ تین سال سے ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت میری بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع احمدی موضع سلیم پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ (۶) خاکسار ایک پریشانی میں مبتلا ہے۔ احباب اس کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد السمیع کپور تھلوی پشاور شہر محلہ رام پورہ مکان ۲۰۷۸

ولادت

(۱) ۲/۱/۵۲ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے خادمہ دین۔ نیک بنائے۔ خاکسار رضا محمد ٹانوری ٹیچر ماسٹر نواب شاہ۔ (۲) بھائی انوار احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۱/R-B بیدیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادمِ دین بنائے۔ عبد اللطیف احمدی

لجنہ اماء اللہ کے لئے خدمتِ خلق کا بہترین موقعہ

تین ہفتہ کا عرصہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے چندہ کی تحریک فرمائے ہوئے گذر چکا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک بہت کم لجنات کی طرف سے یہ چندہ آیا ہے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے مندرجہ ذیل رقوم آئی ہیں۔

نمبر شمار	نام لجنہ	رقم
۱-	چک ۲۷/الف سندھ	۱۸—۸—۰
۲-	عائشہ صاحبہ چک ۲۶۹ ای-بی	۱۰—۰—۰
۳-	منڈی بہاء الدین	۵۲—۰—۰
۴-	ڈگری - سندھ	۱۱—۱۳—۰
۵-	ادرحمہ	۱۵—۱—۰
۶-	بدوملہی	۳۲—۰—۰
۷-	سکھر - سندھ	۲۷—۴—۰
۸-	دلوڑ	۱۸۶—۶—۹
۹-	سیالکوٹ شہر	۱۰۰—۰—۰
۱۰-	چک ۹۸	۲۰۵—۰—۰
۱۱-	ملتان چھاؤنی	۲۰—۰—۰
۱۲-	بیگم محمد افضل صاحب لاہور	۱۰—۰—۰
۱۳-	خانیوال	۲۰—۰—۰
۱۴-	محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰—۴—۰
۱۵-	مسز ابو الظفر حنیف راولپنڈی	۷—۰—۰
۱۶-	گوئیکی ضلع گجرات	۱۷—۶—۰
۱۷-	مجوکہ	۱۸—۰—۰
۱۸-	چک ۱۸ بھوڑو	۲—۰—۰
۱۹-	راولپنڈی	۵—۰—۰
۲۰-	اہلیہ چوہدری محمد صادق گورنمنٹ پنشنر جھنگ	۳—۰—۰
	کل میزان	۶۳۶—۰—۰

باقی لجنات بھی جلد از جلد توجہ کریں۔ یہ وقت سستی کا نہیں۔ کام کا ہے۔ جلد سے جلد چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ تاکہ مشرقی بنگال میں سیلاب زدگان کی مدد کے لئے رقم بھجوائی جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے نام مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا پیغام

(یہ پیغام مکرم مولوی شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے ہاتھ بھیجا گیا)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :-

میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور (پاکستان) کی طرف سے خدام انڈونیشیا کی خدمت میں السلام علیکم اور ان کی دلی محبت جذبات خیرسگالی اور قلب کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی مخلصانہ دعاؤں اور تائید و نصرت الٰہی کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ اور دعا گو ہوں۔ کہ خداوند کریم آپ سب کو اس مقصد عظیم کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے تحت ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیں اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

(خاکسار قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

نہائت ضروری اعلان

بعض مخلصین تحریک جدید وغیرہ کے چندوں کی رقوم براہِ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں بھیج دیتے ہیں۔ یقیناً یہ دوست تو اخلاص کی وجہ سے ہی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن حضور انور کا بہت سا قیمتی وقت ان رقوم کے وصول کرنے۔ انہیں دفتر متعلقہ میں بھجوانے اور اس امر کی نگرانی کرنے میں کہ جملہ رقوم اپنی مدات میں داخل کر دی گئی ہیں وغیرہ پر ضائع ہو جاتا ہے اور اس دفتری نوعیت کے کام کا بوجھ جس کا اٹھانا حضور کے غلاموں کا کام ہے۔ آقا کے کندھوں پر جا پڑتا ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی مہمات مہتمم بالشان کا بارگراں رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کوئی رقم جس کا تعلق براہ راست حضور انور کی ذات گرامی سے نہ ہو حضور کے نام نہ بھجوائیں۔ عہدیداران جماعت خطبہ جمعہ یا کسی اور مناسب اجتماع پر وکالت ہذا کا یہ ضروری اعلان جملہ احباب کے گوش گذار کر دیں۔ تا آئندہ حضور انور کو اس قسم کی غلطی کی وجہ سے ناحق تکلیف نہ ہو۔ والسلام۔ (وکالت مال)

دار القضاء کا اعلان مطالبہ آغا محمد عبد الرحیم صاحب از میاں حسن محمد صاحب (ڈلہوالا) معرفت خان محمد صاحب چک ۷/۲ نوجیاں والا ڈاکخانہ گھگھو تحصیل پاکپتن م ۲۵/۵/۵۴ بعد نماز ظہر دفتر قضاء میں سماعت ہو گی۔ چونکہ میاں حسن محمد صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

علمی خزانہ

وہ خزائن جو ہزار ہا سال سے مدفون تھے ٭ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

(از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تالیفات میں سے مندرجہ ذیل کتب ہم سے طلب کریں۔

ازالۂ اوہام: چار روپے۔ مجلد چار روپے بارہ آنے۔ **مسیح ہندوستان میں**:- ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ دس آنے **نزول المسیح**:- اڑھائی روپیہ مجلد سوا تین روپے **ایک غلطی کا ازالہ**:- دو آنہ مجلد پانچ آنے **ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی**: دو آنے مجلد پانچ آنے **تجلیات الٰہیہ**۔ چار آنے مجلد سات آنے **چشمۂ مسیحی** چھ آنے مجلد دس آنے **الاربعین**: ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ **حقیقۃ الوحی**: اعلیٰ کاغذ آٹھ روپے .... مجلد ۹ روپے درمیانہ کاغذ چھ روپے مجلد سات روپے **چشمۂ معرفت**، چار روپے مجلد پانچ روپے **کشتی نوح** آٹھ آنے مجلد بارہ آنے **براہین احمدیہ حصہ پنجم**:- پونے تین روپے مجلد ساڑھے تین روپے **آئینہ کمالات اسلام** چھ روپے مجلد سات روپے **ایام الصلح**: ایک روپیہ ۸ آنے۔ مجلد دو روپے آٹھ آنے — **تذکرۃ الشہادتین**:- ایک روپیہ چار آنے۔ مجلد دو روپے **احمدی اور غیر احمدی میں فرق** دو آنے **تحفہ گولڑویہ**:- دو روپے آٹھ آنے مجلد تین روپے چار آنے

فہرست کتب مولفہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

تفسیر کبیر جلد اول: جزو اول سورۃ فاتحہ سے سورہ بقرہ کے پہلے نو رکوع تک کی تفسیر جس میں پیدائش آدم اور سجدہ کرنے سے ابلیس کا انکار اور ہبوط آدم از جنت اور ذبح بقرہ اور حقیقت احیاء موتیٰ وغیرہ اہم امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے مجلد چھ روپے آٹھ آنے۔

تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم:- سورۃ العادیات سے لے کر سورہ الکوثر تک ہر ایک سورت کی نئے نئے معارف و حقائق سے پُر تفسیر بیان کی گئی ہے۔ مجلد ساڑھے چھ روپے۔

تفسیر سورۃ الکہف بے نظیر تفسیر ہے۔ سوا ڈیڑھ روپیہ مجلد سوا دو روپے۔

اسلام اور ملکیت زمین: قرآن مجید و حدیث اور تاریخ و فقہ کی رو سے اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ مجلد اڑھائی روپے۔

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی بزبان اُردو: اس میں ضرورت نزول قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اور آپ کی سیرت اور اسلامی تعلیم کا خلاصہ اور یورپین مؤلفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ نہایت مفید اور پُر از معلومات کتاب ہے۔ کاغذ ولائتی ساڑھے پانچ روپے۔ مجلد ساڑھے چھ روپے۔ درمیانہ کاغذ ساڑھے چار روپے مجلد ساڑھے پانچ روپے

اسلام میں اختلافات کا آغاز:- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے واقعات ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ

تعلق باللہ:- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ پُر از معارف تقریر جو حضور نے دسمبر ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ پر کی۔ بارہ آنے۔

دعوۃ الامیر:- ولائتی کاغذ چار روپے مجلد پانچ روپے۔ درمیانہ کاغذ تین روپے مجلد چار روپے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیفات

سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم: اس میں مقوقس شاہ مصر کے نام جو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا۔ اس کی عکسی صورت بھی دی گئی ہے ساڑھے اڑھائی روپے مجلد سوا تین روپے۔

اشتراکیت اور اسلام: تین آنے **ہمارا خدا**: ایک روپیہ آٹھ آنے

دیگر کتب

رسالہ نماز چھ آنے **تبلیغی خط**: چار آنے مجلد دس آنے۔ **تشریح الزکوٰۃ**: حکومت پاکستان نے زکوٰۃ کے متعلق جو انتالیس سوالات کئے تھے۔ ان کے جوابات اس رسالہ میں دیئے گئے ہیں۔ دس آنے مجلد ایک روپیہ۔ **رسالہ ضرورت علم القرآن**: تین آنے۔ محصولڈاک ان قیمتوں کے علاوہ ہو گا — مندرجہ بالا کتب اور ان کے علاوہ دیگر کتب جو دوست ربوہ سے خرید نا چاہتے ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں:-

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

پاکستان کیلئے امریکی اقتصادی امداد کا اعلان پندرہ روز تک ہو جائیگا

کراچی ۱۲ اکتوبر: امید کی جاتی ہے۔ کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو ملنے والی اقتصادی امداد کی مقدار کے متعلق آئندہ پندرہ روز تک واشنگٹن سے ایک اعلان جاری کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کا مقصد پاکستان میں روزمرہ کی ضرورت کی اشیاء کی شدید کمی کو دور کرنا ہے۔ یہ اعلان اس ہفتے پاکستان کے وزیراعظم مسٹر محمد علی اور صدر آئزن ہاور کے مابین ہونے والی بات چیت کے بعد جاری کیا جائے گا۔ یہ بات چیت امریکی اقتصادی وفد کی رپورٹ پر مبنی ہوگی جس نے حال میں پاکستان کا دورہ کر کے ملک کی اقتصادی ضروریات کا جائزہ لیا تھا۔ پاکستان کی طرف سے مدد کے لئے کی جانے والی درخواست دو قسم کی اشیاء پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک فاضل زرعی پیداوار کے ان ذخیروں سے متعلق ہے۔ جنہیں امریکی حکومت جلد سے جلد ٹھکانے لگانا چاہتی ہے۔ دوسری قسم میں روزمرہ کے استعمال کی مصنوعات شامل ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب ہونے والا اعلان صرف فاضل زرعی پیداوار کے متعلق ہوگا۔ کیونکہ اس سلسلے کی بات چیت آخری مراحل طے کر رہی ہے۔ اس کے برعکس مصنوعات کے متعلق بات چیت میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہو سکی۔

زرعی پیداوار کی صورت میں پاکستان کو جو امداد مل رہی ہے۔ اس کی صحیح مقدار ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کافی ہوگی پاکستان کو سیلاب زدوں کی ریلیف کے لئے مفت امداد دی جائے گی۔ اس سلسلے میں مشرقی بنگال کے متعلق ایک معاہدہ ہو چکا ہے۔ حکومت پاکستان نے پنجاب کے لئے بھی درخواست کر رکھی ہے۔ عنقریب ایک معاہدہ کی تکمیل کی امید ہے۔

پاکستان کو غیر ملکی تجارت میں دو کروڑ ۷۹ لاکھ کا خسارہ

کراچی ۱۲ اکتوبر: حکومت پاکستان کی طرف سے جولائی ۱۹۵۳ء سے جون ۱۹۵۴ء تک کے سال کے لئے جاری کئے جانے والے ادائیگیوں کے توازن کے گوشوارہ میں ۲ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے کا مجموعی خسارہ دکھایا گیا ہے۔ جب کہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۷۹ء۴۰ کروڑ روپے کا خسارہ تھا ۵۴-۱۹۵۳ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں صورت حال بہتر ہوتی رہی۔ لیکن آخری سہ ماہی اپریل سے جون ۱۹۵۴ء تک ۸۳ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی۔ جہازرانی کی پچھلی مدت میں ہونے والے سودوں کے سلسلہ میں زیادہ مال درآمد کیا گیا نیز روئی پٹ سن کے سامان اور چاول کے ذریعہ کم آمدنی حاصل ہوئی۔

۵۴-۱۹۵۳ء میں خام پٹ سن سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اس سال میں ۹۵ء۸۵ کروڑ روپے کی برآمد ہوئی۔ جب کہ ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۲۶ء۳۵ ۴ کروڑ روپے کی ہوئی تھی لیکن اس سال برآمد ہونے والے خام پٹ سن کی مقدار ۵۳-۱۹۵۲ء کے مقابلہ میں کم تھی

لیاقت علی خان مرحوم کا یوم وفات

حکومت پنجاب نے قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم کی برسی کے سلسلے میں پنجاب بھر میں ہفتہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو تعطیل منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

یوگوسلاویہ کی افواج میں زبردست تخفیف

بلغراد ۱۲ اکتوبر: معاہدہ بلقان کے نتیجہ میں یوگوسلاویہ کی مسلح افواج میں زبردست تخفیف کے امکانات ہیں۔ اس وقت یوگوسلاویہ کی فوج ۳۶ ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ۱۲ ڈویژن جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہیں۔

گورنر جنرل کے خصوصی اختیارات میں تخفیف

کراچی ۱۲ اکتوبر: مسٹر سلہری ایڈیٹر "ٹائمز آف کراچی" نے اخبارات کو جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ انہوں نے مسٹر سہروردی سے چندرہ گھنٹے تک گفتگو کر کے گورنر جنرل کے اختیارات میں تخفیف کے متعلق بھی اُن کی رائے معلوم کی تھی۔ مسٹر سہروردی کے خیال میں ایک ایسے وقت میں جب کہ دو جاہ پسند غیر نمائندہ گروہ حصول طاقت کی کشمکش میں مصروف ہیں۔ توازن طاقت کے لئے خصوصی اختیارات کا گورنر جنرل کے ہاتھوں میں رہنا ضروری تھا۔

چین میں جبری محنت کا قانون

ہانگ کانگ ۱۲ اکتوبر: حکومت پیکنگ نے زراعت، صنعت، کانوں، مواصلات اور دوسرے شعبوں میں جبری محنت کے قوانین کا نفاذ کر دیا ہے۔ موصول شدہ تفصیلات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان قوانین میں سیاسی قیدیوں اور اخلاقی مجرموں سے جبری کام لئے جانے کا طریق کار اپنایا گیا ہے۔

امریکی رسالے کے ایڈیٹر نے معافی مانگ لی

کراچی ۱۲ اکتوبر: پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر ہلڈریتھ نے بتایا ہے۔ کہ امریکی رسالہ "لائف" کے بین الاقوامی امور کے ایڈیشن کے ایڈیٹر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کی اشاعت پر معافی مانگ لی ہے۔

برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدے کی راہ میں مزید رکاوٹیں

قاہرہ ۱۲ اکتوبر: برطانوی وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر انتھونی نٹنگ برطانوی حکومت سے صلاح مشورے کے لئے کل رات لندن روانہ ہو گئے۔ کیونکہ سویز کے برطانوی مصری معاہدے کی راہ میں بعض نئی رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ کل یہاں انکشاف کیا گیا۔ کہ اختلاف مسٹر انتھونی نٹنگ اور مصری وزیراعظم کرنل جمال عبدالناصر کی باہمی گفتگو کے دوران میں پیدا ہوا ہے۔ مسٹر نٹنگ سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے انتظامات کی تکمیل کے لئے ۲۸ ستمبر کو یہاں پہنچے تھے۔ امید کی جاتی تھی۔ کہ آئندہ ہفتے تک اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ کرنل جمال عبدالناصر نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ سویز کے متعلق آخری معاہدے کی راہ میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن ان کی نوعیت اتنی سنجیدہ نہیں۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ مسٹر نٹنگ قاہرہ واپس نہیں آئیں گے۔ مسٹر نٹنگ اور کرنل ناصر کے مابین کل کی بات چیت کا مقصد بعض اہم مسائل پر غور کرنا تھا۔ اس قسم کی ایک ملاقات آج صبح مسٹر نٹنگ اور مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی کے مابین بھی ہوئی۔ برطانوی سفارت خانے نے اس ملاقات سے پہلے ان اطلاعات کی تصدیق نہیں کی تھی کہ مسٹر نٹنگ برطانوی حکومت سے صلاح مشورے کے لئے لندن جا رہے ہیں۔

تجارتی نرخ

غلہ

(اکبری منڈی لاہور)

ماش سیاہ -/۱۵ تا -/۱۴ ماش سبز -/۱۶ تا -/۱۵ مونگ پنجاب ۱۴/۸ تا -/۱۴ مونگ ہارون آباد -/۱۴/۸ تا -/۱۴ مسور سندھ -/۱۳ روپے مسور پنجاب -/۱۵ چنے سیاہ -/۱۵ / ۹ تا -/۱۰/ ۹ چنے سفید -/۱۵ تا -/۱۰ لوبیا سفید -/۵۰ باجرہ -/۸/ ۱۱ چاول باسمتی -/۳۱ تا -/۲۶ چاول سفید موٹا -/-/۱۶ چاول موٹا باسمتی -/-/۱۹ تا -/۸/ ۱۵ بیسن -/-/۱۱ دال چنے ۱۰/۸ دال مونگ ۱۷/- دال مسور -/۲۰ دال ماش سفید -/۲۷ تا -/۲۵ دال مونگ سفید -/۲۵ تا -/۲۴ دال ماش سپیشل -/-/۲۵ دال مونگ سپیشل -/-/۲۲ روپے۔

-/۹۳ روپے فی تولہ سونا بند بازار ۹۳/۱۲/- چاندی سکہ -/۱۳۷ چاندی تیزابی -/۱۰۱ روپے پونڈ -/۱ پونڈ -/۶۴ روپے

صرافہ

سوہا بازار

سونا پاسہ ۹۳/۱۲ روپے فی تولہ۔ سونا تیزابی -/۹۳/۱۲ فی تولہ۔ کھلا بازار

ضروری اعلان برائے ایجنٹ حضرات

آج مورخہ ۱۳ اکتوبر ہو چکی ہے۔ جن صاحبان نے ابھی تک ایجنسیوں کے بل نہیں بھجوائے۔ وہ فوری طور پر ادائیگی کا انتظام فرمائیں۔

(منیجر الفضل)

ڈرائی بیٹری
اور
ریڈیو ★ بجلی ★ بیٹری
بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

رُوح پرور خُطبات
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے روح پرور خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروائیں ـــــ سالانہ قیمت ۶/-/-
(مینیجر الفضل لاہور)

آپ کا بچہ بھی بڑا آدمی بن سکتا ہے
بشرطیکہ آپ اپنے لخت جگر کو سکول بھیجنے سے پہلے ہمارا حیات افروز نصاب پڑھا کر (ا ـ ب ج) کے پرانے خشک اور اعصاب شکن طریقے سے پیدا ہونے والی لاعلاج ذہنی بیماری احساس کمتری سے بچا لیں اور شروع ہی سے ہمارے رنگین دلآویز نفسیاتی حیرت انگیز کتابیں گا۔ قاعدے آدھ گھنٹہ روزانہ خود گھر پر پڑھا کر ہمارے نئے طریقہ تعلیم کی برق رفتاری کی بدولت اپنے جگر گوشے کو احساس برتری کی دولت سے مالا مال کریں

اردو انگریزی بارہ کتب کے جیبی سیٹ کی قیمت پانچ روپے نو آنے محصولڈاک آٹھ آنے۔
کھیل کھیل میں اردو انگریزی سکھانے والے ایکصد سے زائد کھلونے قیمت پچیس روپے خرچ ڈاک دو روپے
محمد منور قریشی ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ بی۔ ٹی پرنسپل زیڈ ایم آکسفورڈ کنڈر گارٹن بورڈنگ سکول سی بلاک ماڈل ٹاؤن

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد
"اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کریں اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں" اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں "پیارے خدا کی پیاری باتیں" اور "پیارے رسول کی پیاری باتیں" ۔۔۔ ۵ سو احادیث وغیرہ اردو انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریم کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوائیں۔ ہم نصف قیمت پر پہنچا دیں گے اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب محاسب صاحب ربوہ کے پاس رقم جمع کرا سکتے ہیں
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دوائی فضل الٰہی:- ایسے گھر جو اولاد نرینہ سے محروم ہوں۔ اور لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے اس کا استعمال بفضل خدا بے حد مفید ہے سینکڑوں تجربے ہو چکے ہیں۔
قیمت مکمل کورس -/-/۱۶ روپے
دوائی خانہ آبادی:- ایسی مستورات جو اولاد سے محروم ہوں۔ حمل قرار نہ پاتا ہو۔ کمزوری قلب کی شکایت ہو یا اٹھرا جیسی مرض میں مبتلا ہوں۔ اسی بیماری کی وجہ سے دماغ پریشان ہو۔ تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے یہ دوا مرد اور عورت دونوں کو استعمال کرنی پڑتی ہے۔ قیمت سو گولی دس روپیہ کئی گھر اس دوا کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں
ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

براہ مہربانی:
ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینیجر اشتہارات)